REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۴۴
یوم چہار شنبہ
روزنامہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی سابق
اسنئے پیسے
۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ۸ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۸ نومبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ نومبر۔ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی عام طبیعت اچھی ہے۔ البتہ کچھ کھانسی کی شکایت ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور افغانستان کے لئے مسٹر کینیڈی کے خاص ایلچی کی بات چیت ناکام ہو گئی

"اب مصالحتی کوششیں سفارتی ذرائع سے جاری رہیں گی" مسٹر مرچنٹ کا بیان

کراچی ۷ نومبر۔ پاکستان اور افغانستان کے لئے صدر کینیڈی کے خاص ایلچی مسٹر مرچنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان کے راستہ افغانستان کا تجارتی سامان گزارنے سے متعلق میری بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے اس کے باوجود صدر کینیڈی کی مصالحتی کوششیں ختم نہیں ہوئیں۔ اب یہ سفارتی ذرائع سے جاری رہیں گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بالآخر کوئی نہ کوئی ایسا حل نکل آئے گا۔ جو دونوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔ مسٹر مرچنٹ کینیڈا میں امریکہ کے سفیر ہیں۔ وہ صدر کینیڈی کے خاص ایلچی کی حیثیت سے گزشتہ ماہ کی ۱۹ تاریخ کو کراچی آئے تھے۔ وہ افغان حکمرانوں سے بات چیت کرنے کے لئے اس عرصہ میں دو بار کابل گئے تھے۔ پاکستان میں انہوں نے وزیر خارجہ جناب منظور قادر اور بعض دوسرے پاکستانی حکام سے بات چیت کی تھی۔

مصر راکٹ بنا رہا ہے

تل ابیب ۷ نومبر۔ ایک مقامی اخبار نے اطلاع دی ہے کہ مصر نے مغربی جرمنی کے ماہروں کی مدد سے راکٹ پروگرام کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے۔ اور وہ "وی" طرز کے راکٹ تیار کر رہا ہے۔

برطانیہ نے روس کا دعویٰ مسترد کر دیا

لنڈن ۷ نومبر۔ برطانوی حکومت نے روسی حکومت کا یہ دعویٰ مسترد کر دیا ہے کہ اسے اتنے ہی ایٹمی تجربات کرنے کا حق حاصل ہے جتنے امریکہ برطانیہ اور فرانس نے مجموعی طور پر کئے ہیں۔ روس نے کل یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اگر امریکہ نے ایٹمی تجربات کا نیا سلسلہ شروع کیا۔ تو ممکن ہے روس اپنے ایٹمی تجربات جاری رکھے۔ روس یکم ستمبر سے اب تک ۳۱ ایٹمی تجربے کر چکا ہے۔ ان میں پچاس میگاٹن کے بم کا تجربہ بھی شامل ہے۔

اسلام نے ہمیں بہترین ضابطہ حیات دیا ہے

تعلیمی نظام کو بنیادی نظریہ حیات سے ہم آہنگ ہونا چاہئے۔ (اختر حسین)

کراچی ۷ نومبر۔ سائنسی تحقیقات اور تعلیم کے وزیر مسٹر اختر حسین نے کہا ہے کہ اخلاقی اور روحانی تربیت کا کام تیزی سے ترقی کرتی ہوئی سائنس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا نہ ہوا تو ہماری زندگی میں شدید عدم توازن پیدا ہو جائے گا۔ وزیر تعلیم نے کل اسلامیہ کالج کے نئے تعلیمی سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو فنی مہارت کے علاوہ اچھے کردار کی تشکیل میں بھی طلباء کی راہنمائی کرنی چاہئے۔ تاکہ نظم و ضبط حب وطن سخت محنت اور کائنات کے بنیادی حقائق سے آگاہی کی لگن طلباء کی شخصیت کا لازمی عنصر بن جائیں۔ اور ہمارے طلباء بہترین شخصیتوں کے مالک بن جائیں۔

وزیر تعلیم نے کہا کہ حکومت نے انہی حقائق کو پیش نظر رکھ کر قومی تعلیمی کمیشن مقرر کیا تھا۔ اور کمیشن کی سفارشات جس مقصد کے لئے کی گئی ہیں۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا نیا فلسفہ اور پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے نصب العین سے اپنی اور حصول مقصد کے لئے اپنی ذمہ داریوں کے صحیح احساس کے ساتھ ساتھ اپنی جد وجہد میں استقامت کا مظاہرہ کریں۔ تاکہ ہم نئے فلسفہ کو آہستہ آہستہ قومی زندگی کے ہر شعبہ میں پوری سرگرمی سے کارفرما دیکھ سکیں۔ آپ نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق تعلیمی اصلاحات کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ ادا کر سکتا ہے۔ وزیر تعلیم نے کہا اسلام نے ہمیں بہترین ضابطہ حیات دیا ہے ہمارے تعلیمی نظام کو اس بنیادی نظریہ حیات سے

ایتھنز میں موسلا دھار بارش

تقریباً ۵۰ افراد ہلاک

ایتھنز ۷ نومبر۔ یونان کے دار الحکومت ایتھنز میں موسلا دھار بارش کے بعد کل سیلاب آ گیا۔ اس میں اب تک ۵۰ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

ربوہ میں منعقد ہونے والے بورڈ کے زونل ٹورنامنٹ میں

گورنمنٹ کالج جھنگ نے فٹ بال میں اور ڈسٹرکٹ کالج سرگودھا نے والی بال میں چیمپئن شپ جیت لی

ان دو مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج رنر اپ رہا

ربوہ ۷ نومبر۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام ربوہ میں فٹ بال اور والی بال کے جو زونل ٹورنامنٹس ۳ نومبر سے ہو رہے تھے اور جن میں سرگودھا زون کے کالجوں کی متعدد ٹیمیں شریک تھیں کل شام فائنل میچوں کے فیصلے کے بعد اختتام پذیر ہو گئے امسال بھی بورڈ نے سرگودھا زون کے ٹورنامنٹس کے لئے ربوہ کو منتخب کیا تھا۔ اور بورڈ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ان ٹورنامنٹس کے نگران مقرر کئے گئے تھے۔ یہ ٹورنامنٹس نہایت سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ تین روز جاری

(باقی صفحہ ۸)

نہایت ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱ صفحہ ۵ پر انگریزی کتاب "قرآن پرولوگ اینڈ ایپی لوگ" پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اصل رسالہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ غلطی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام لکھا گیا ہے۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خُطبۂ نکاح

ہماری جماعت کے ہر فرد کو اچھی طرح جان لینا چاہیئے

کہ

خدمتِ دین ہی سب سے بڑا اعزاز اور سب سے اعلیٰ خوبی ہے

جو قوم دین کے خادموں کا ادب اور احترام قائم نہیں کرتی وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ نکاح ہے۔ جسے شعبۂ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

تشہد و تعوّذ اور آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے ایک مامور کی قائم کردہ جماعت ہے جسے

دین کی اہمیت اور اس کی عظمت

کا سب سے زیادہ احساس ہونا چاہیئے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کا ایک طبقہ اس اہمیت سے غافل ہوتا جا رہا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ دین کی خدمت کو خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام سمجھیں اور دنیا کی بڑی سے بڑی عزت کو بھی اس کے مقابلہ میں بالکل حقیر اور ذلیل سمجھیں۔ دنیا کمانے کا احساس ان میں ترقی کرتا جا رہا ہے اور دین سے ایک قسم کی بے رغبتی ان میں پیدا ہو رہی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں اس کی بڑی حد تک ذمہ واری ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جو دینی کاموں میں اپنی زندگیاں بسر کرنے والوں کے مقابلہ میں دنیوی عزت و وجاہت رکھنے والوں کو اپنی مجالس میں اونچا مقام دیتے اور ان سے امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ نوجوان جو ابھی دین کے مغز سے ناواقف ہوتے ہیں یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اصل عزت اسی میں ہے کہ دنیا کمائی جائے اور اپنے مقام کو بلند کیا جائے۔ مَیں نے بارہا بتایا ہے کہ جو لوگ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں ان کا اصل اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ لیکن جہاں تک جماعت کی ذمہ واری کا تعلق ہے، وہ اپنے فرض سے اس وقت تک کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنے اندر یہ احساس پیدا نہیں کرتی۔ کہ دین کی خدمت کرنے والوں کے مقابلہ میں دنیا کا ایک بڑے سے بڑا عہدیدار بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر اس احساس کو تم لوگ زندہ رکھو گے تو تمہاری اولادوں میں بھی دین کی خدمت کرنے کا جذبہ زندہ رہے گا۔ اور ہمیشہ تمہیں دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والے لوگ میسر آتے رہیں گے۔ لیکن اگر تم نے بھی دنیوی اعزاز رکھنے والوں کو ہی عزت دینی شروع کر دی۔ اور جب کسی نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو رشتہ داروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کھائے گا کہاں سے؟ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ

خدمتِ دین کا جذبہ

تمہاری آئندہ نسل کے دلوں میں سے مٹ جائے گا۔ اور وہ کہیں گے کہ آؤ ہم بھی اسی راستہ پر چلیں۔ جس پر چل کر ہمیں دنیا میں عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ بے شک اصل عزت وہی ہے جو ایک متقی کو حاصل ہوتی ہے۔ اور اصل انعام بھی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ مگر کوئی چیز اپنے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اگر ماحول ایسا ہو جس میں دین کی خدمت کرنے والوں کو اس نگاہ سے نہ دیکھا جاتا ہو۔ جس نگاہ سے دیکھے جانے کے وہ مستحق ہیں۔ تو لازماً کمزور طبائع اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

پس مَیں جماعت کو ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اس رویّہ میں تبدیلی پیدا کرے۔ اور

خدمتِ دین کرنے والوں کے متعلق

یہ کبھی سوال پیدا نہ ہونے دے کہ یہ لوگ کھائیں گے کہاں سے؟ تا کہ اسے ہمیشہ ایسے لوگ میسر آتے رہیں جو دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوں۔ تم عیسائیوں کو خواہ کتنا بُرا کہہ لو۔ ان کی اس خوبی کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انہوں نے اپنے اندر پادریوں کا سسٹم جاری رکھ کر اور پھر ان کو عزت کا مقام دے کر اپنے مذہب کی عظمت کو قائم کر دیا ہے۔ ان کا پادری حکومت سے تنخواہ پاتا ہے اور پھر اسے عزت کے ساتھ ہر مجلس میں بٹھایا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کا مُلّاں در بدر روٹی مانگتا پھرتا ہے۔ اور اپنے ہی مقتدیوں کی نگاہ میں وہ ذلیل اور حقیر ہو جاتا ہے اب بھلا ایک مولوی کی کیا عزت ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ نانِ شبینہ کے لئے بھی دوسروں کا محتاج ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا کرتے تھے کہ قادیان کے اندر دو مُلّاں تھے۔ جن میں بسا اوقات اس قسم کی باتوں پر جھگڑا ہو جایا کرتا تھا کہ کسی شخص کے مرنے پر اس کے کفن کی چادر کے متعلق ایک کہتا تھا کہ یہ میرا حق ہے۔ اور دوسرا کہتا تھا کہ میرا حق ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ہمارے والد صاحب نے ان جھگڑوں کو دیکھ کر قادیان کے دو حصے کر کے ان میں بانٹ دیئے تا کہ ان میں لڑائی نہ ہو۔ مگر ان میں سے ایک مُلّاں دو تین دن کے بعد روتا ہوا والد صاحب کے پاس آیا۔ والد صاحب نے پوچھا۔ کہ کیا بات ہے؟ وہ چیخ مار کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب! آپ نے

انصاف سے کام نہیں لیا

والد صاحب نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا بے انصافی ہوئی۔ تو وہ اپنی ہچکی کو بند کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تساں جیہڑے آدمی میرے حصّے وِچ دِتّے نے اوتھاں دا قد
اتنا چھوٹا اے کہ اوتھاں دے کفن دی چادر دی چُنّی بھی
نہیں بن سکدی

یعنی آپ نے میرے حصہ میں جن لوگوں کو رکھا ہے ان کا قد تو اتنا چھوٹا ہے کہ ان کے کفن کی چادر سے ایک چھوٹا سا دوپٹہ بھی نہیں بن سکتا۔ اب اندازہ لگاؤ جہاں مُلّاؤں کے اخلاق اتنے پست ہوں وہاں ترقی کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ مگر

عیسائیوں کے پادری

جہاں جاتے ہیں۔ ان کے لئے حکومتیں ٹیکس مقرر کرتی ہیں۔ اور اس ملک میں مسلمان کو معقول گذارے دیئے جاتے ہیں وہ دربدر کی روٹیوں اور کفن کی چادروں پر نہیں پلتے ہیں

وجہ ہے کہ کوئی شخص ان کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ ہر مجلس میں اور ہر سوسائٹی میں ان کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہ جہاں جاتے ہیں ان کو عزت کی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے تم چاہے عیسائیوں کو کتنا بُرا کہہ لو مگر وہ

پادری کا اس طرح احترام کرتے ہیں

جیسے ہمارے ہاں نواب یا رئیس کا ہوتا ہے ہمارا ایک اچھے گھرانے کا رئیس اور ان کا پادری بالکل یکساں ہوتے ہیں جہاں کہیں دعوت ہوتی ہے پادری کو بھی بلایا جاتا ہے اور اس کو عزت کی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ اگر کہیں دعوت ہو تو باقی تمام لوگوں کے کھانا کھا چکنے کے بعد ملاّ بھی بغل میں تھال دبائے آپہنچتا ہے اور گھر والے بچے کھچے ٹکڑے اس کو دے دیتے ہیں بچپن میں ہم نے

ایک لطیفہ سُنا تھا

کہ کوئی لڑکا کھیر کی بھری ہوئی ایک تھالی اپنے ملاّ کے پاس لے گیا اور کہا ملاّ جی! یہ کھیر اماں نے آپ کے لئے بھیجی ہے ملاّ صاحب کو پہلے تو اس بات پر یقین ہی نہ آیا اور تعجب سے پوچھا کھیر! لڑکے نے کہا ہاں کھیر ہے۔ ملاّ صاحب کو لڑکے کی والدہ کی یہ خلاف معمول سخاوت عجیب سی معلوم ہوئی اس لئے لڑکے سے پوچھنے لگے آج کیا بات ہوئی جو انہوں نے اتنی کرم فرمائی کی لڑکے نے کہا ملاّ جی! اصل بات یہ ہے کہ کھیر پکی ہوئی ٹھنڈی ہونے کے لئے رکھی تھی کہ ایک کتا آ گیا اور اس نے اس میں سے کھانا شروع کر دیا کتے کو تو خیر بھگا دیا گیا مگر والدہ نے کہا کہ یہ باقی کھیر ضائع کیوں جائے جاؤ ملاں جی کو دے آؤ چنانچہ میں لے کر آپ کے پاس آ گیا ہوں۔

ملاّ جی نے جب یہ سنا

تو سخت طیش میں آ گئے اور تھالی کو دور پھینکا جو گرتے ہی ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر لڑکا رونے لگ گیا ملاّ جی نے کہا کمبخت اس میں رونے کی کیا بات ہے تم کھیر لائے تھے اور میں نے قبول نہیں کی بس قصہ ختم اور تھالی جو ٹوٹی ہے وہ معمولی بات ہے لڑکا کہنے لگا ہے تو معمولی مگر والدہ مجھے سخت مارے گی کیونکہ یہ تھالی ننھے کے پاخانہ والی تھی اب ہمارا ننھا کس میں پاخانہ بیٹھے گا۔ اب دیکھو یہ حالت مسلمانوں کے ملاّؤں کی ہے اسکے مقابلہ میں

پادریوں کو دیکھ لو

انکو بڑی سے بڑی مجالس میں بھی عزت کے ساتھ اونچی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے اور انکا پورا احترام کیا جاتا ہے پچھلے دنوں جو برطانیہ کے شہنشاہ کی معزولی کا واقعہ ہوا تھا اور جس کے چرچے گھر گھر ہوتے رہے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ شہنشاہ کے بعض عیسائیت کے خلاف عقاید کی وجہ سے انگلستان کے لاٹ پادری نے اعتراض کر دیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ایسا ہوا تو میں سرکاری مواقع میں کوئی حصہ نہیں لوں گا۔ چنانچہ جب شہزادہ نے اس کی بات کو نہ مانا تو اس کو تخت سے دستبردار ہونے کے لئے مجبور کر دیا گیا یہی چیزیں ہیں جنکی وجہ سے وہ قوم ترقی کر گئی ہے پھر پادریوں کے کام کے لئے

بڑے بڑے خاندانوں کے نوجوان

اپنی زندگیاں وقف کر کے آگے آتے ہیں اور ان کو جہاں کہیں بھیجا جاتا ہے وہ بلا پس و پیش جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب وقف کے سلسلہ میں ہماری جماعت کا قدم بھی دن بدن آگے بڑھ رہا ہے لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ زندگیاں وقف کرنے والوں کے بارہ میں ان کے رشتہ داروں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ یہ لوگ کھائیں گے کہاں سے اور یہ ایک ایسا سوال ہے جو عیسائیوں جیسی مشرک قوم کے پادریوں نے انیس سو سال کا لمبا عرصہ گذارنے کے باوجود بھی نہیں کیا تھا اور ان کو کبھی یہ خیال تک نہ آیا تھا کہ وہ کہاں سے کھائیں گے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے ایک صدی بھی نہ گذرنے دی اور یہ سوال پیش کر دیا۔

ذرا خیال تو کرو

کہ جب جڑ ہی اس قسم کی ہوگی تو آگے درخت کی کیا حالت ہوگی اگر روٹی کی کوئی حقیقت ہے تو خدمتِ دین کی بھی کوئی حقیقت ہوتی چاہیئے کیا روٹی اور سالن دین کی خدمت سے زیادہ قیمتی ہیں؟ ایک شخص جو صدق دل سے دین کی خدمت پر کمربستہ ہوتا ہے اسکے دل کے اندر یہ خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ وہ کھائے گا کہاں سے کیونکہ اس کا اللہ تعالےٰ پر توکل ہوگا اس قسم کا خیال تو وہی شخص کر سکتا ہے جو

دین کی خدمت کی حقیقت

سے محض ناآشنا ہو ورنہ جو شخص دین کی کچھ بھی حقیقت سمجھتا ہے وہ اس قسم کا سوال کرتا ہوا شرمائے گا۔ اور ایسا سوال دل کے اندر پیدا ہونے پر وہ ندامت محسوس کرتے ہوئے اور اس چیز کو اپنی غلطی سمجھتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ میں گر کر کہے گا کہ اے میرے خدا یہ میری غلطی اور نادانی تھی کہ میرے دل میں اس قسم کا سوال پیدا ہوا میں تجھ پر سچا توکل کرتا ہوں اور تیرے دین کی خدمت کے لئے بغیر کسی مطالبہ کے حاضر ہوں۔ غرض جب تک ہماری جماعت کے لوگوں کے دلوں میں یا خود

زندگی وقف کرنے والوں کے دلوں میں

اس قسم کے سوالات اٹھتے رہیں گے ترقیوں اور کامیابیوں کا منہ دیکھنا ناممکن ہوگا یہ احساس جب تک مٹ نہ جائے گا اور جماعت کا ہر بچہ اور ہر بوڑھا۔ ہر مرد اور ہر عورت ہر چھوٹا اور ہر بڑا اپنے دل کو اس یقین سے لبریز نہ کرلے گا کہ جو کچھ ہے وہ دین ہی ہے اس وقت تک ہم ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے قابل نہیں ہو سکتے پس ہماری جماعت کے ہر فرد کو

یہ اچھی طرح جان لینا چاہیئے

کہ خدمتِ دین ہی سب سے بڑی سب سے اعلےٰ اور سب سے ارفع خوبی ہے جب تک طبائع میں یہ احساس پیدا نہ ہوگا دین کا ادب اور احترام قائم نہیں ہو سکتا اور جو قوم اپنے دین کا ادب اور احترام نہیں کرتی وہ زیادہ دیر زندہ بھی نہیں رہ سکتی عیسائیوں کے اپنے دین کی خدمت کا ادب اور احترام کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ پادریوں میں نام دیتے ہیں اور اکثر ان میں لارڈوں کے بیٹے ہوتے ہیں مثلاً آج کل لنڈن میں مسز ایٹلی ایک پادری عورت ہے جو ہمارے لنڈن والے مشن میں بھی چار پانچ دفعہ آ چکی ہے گو وہ متعصب ہے مگر اس پر ہمارے مشن کا اثر ضرور ہے وہ برطانیہ کے سب سے بڑے وزیر کی بیوی ہے وہاں تو یہ حال ہے کہ کوئی لیبر ہو کنزرویٹو ہو یا لبرل ہو وہ لوگ اپنی بڑائی اسی میں یقین کرتے ہیں کہ دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں لیکن

ہمارے ہاں یہ حال ہے

کہ زندگیاں تو بے شک وقف ہوتی ہیں لیکن ساتھ ہی روٹی اور سالن کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے اگر جماعت نے اپنے اس رویہ میں تبدیلی نہ کی تو ہم الٹے راستہ پر قدم مار رہے ہوں گے جس پر چل کر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی جب تک یہ نہ سمجھ لیا جائے گا کہ ہم یا ہمارے رشتہ دار اگر دین کی خدمت کرتے ہیں تو یہی ہمارے لئے

سب سے اعلےٰ بڑائی اور فخر کا مقام ہے

اس وقت تک ہم ان ترقیات کو نہیں پا سکتے جو ہمارے مدنظر ہیں یا ہم میں سے بڑے سے بڑا عالم بڑے سے بڑا ڈاکٹر بڑے سے بڑا وکیل بڑے سے بڑا تاجر اور بڑے سے بڑا صناع جب تک اپنے اندر یہ حالت نہیں پاتا کہ جب وہ سُنے کہ فلاں نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہے تو وہ خوشی کے ساتھ اچھل پڑے اور اُسے اپنے سے زیادہ معزز سمجھے اس وقت تک ہم ایک ایسا خواب دیکھ رہے ہوں گے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ ہماری جماعت تمام دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرے گی صرف منہ کی بات ہوگی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ

یہ معمولی مسئلہ نہیں

کہ اسکی پرواہ ہی نہ کرو بلکہ نہیں چاہیئے کہ اسے میخ کی طرح اپنے دلوں میں گاڑ لو یہاں تک کہ جماعت کے ہر فرد کو یہ پختہ یقین ہو جائے بلکہ قیامت تک یہ یقین رہے کہ دین کی خدمت کرنیوالا ہی سب سے بڑا معزز ہے

(اسکے بعد حضور نے نکاح کا اعلان فرمایا)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

دل ہلا دینے والے مصائب میں رسول کریمؐ کے صحابہ کا ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے

اللہ تعالیٰ نے خود اُن کی مدد فرمائی اُن کو تسلّی دی اور اُن کے ایمانوں کو مضبوطی عطا فرمائی

فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اب ایک اور مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

تبلیغ اسلام

شروع کی تو کفار مکہ نے آپ کی سخت مخالفت کی اور انہوں نے سمجھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتیں صرف چند دن کی باتیں ہیں۔ جب لوگ اس کے پیچھے ہی نہ چلیں گے تو یہ خود بخود درست ہو جائے گا کوئی کہتا تھا اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جب اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔ تو یہ خود ہی کہہ دے گا کہ میں غلطی کر رہا تھا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے دوست اور ان کے رشتہ دار خود ایک ایک دو دو کر کے ان کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ پر ایمان لا رہے ہیں اور ان میں سے ایسے لوگ جنہیں مکہ کا کلیجہ کہنا بجا ہوگا اُن کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے خاندانوں کے نوجوان جن پر ان لوگوں کو بہت بڑی امیدیں تھیں اور وہ کہتے تھے کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کریں گے۔ وہ اُن کو چھوڑتے جا رہے ہیں تو اُن کو فکر پیدا ہوئی کہ یہ بات جسے ہم معمولی سمجھتے تھے دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ آخر انہوں نے مشورہ کیا کہ اب اُن مسلمانوں کو ڈنڈے کے ساتھ سیدھا کرنا چاہیئے۔ جیسے ہمارے ہاں زمیندار پنجابی زبان میں کہتے ہیں کہ میں تینوں ڈنڈے نال سدھا کرانگا یعنی اب میں تمہیں ڈنڈے کے ساتھ سیدھا کر دوں گا۔ اسی طرح مکہ والوں نے بھی کہا کہ اب ہم مسلمانوں کو ڈنڈے کے ساتھ ٹھیک کرینگے چنانچہ انہوں نے مسلمانوں پر ظلم کرنے شروع کر دئے ظلم کے وقت کسی جماعت کے امام یا لیڈر کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ نہایت عجیب ہوتی ہے۔ جب کوئی

خطرہ اور سختی کا وقت

آتا ہے تو امام کے دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہوتے ہیں کہ کہیں میرے پیرو سختی کو برداشت نہ کرتے ہوئے کمزوری نہ دکھا جائیں۔ میں بھی ایک جماعت کا امام ہوں اور مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ امام کے لئے سب سے بڑا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی جماعت عین موقعہ پر کمزوری نہ دکھا جائے۔ جہاں تک خدا کے خانہ کا تعلق ہے وہ سمجھتا ہے کہ خدا ہماری مدد کرے گا لیکن جب وہ بندوں کے خانہ کے متعلق سوچتا ہے تو وہ ڈرتا ہے کہ کہیں یہ لوگ کسی قسم کی کمزوری نہ دکھا جائیں پس سب سے بڑا خطرہ کسی جماعت کے امام کو نازک موقعہ پر اپنی جماعت یا پیروؤں کے کمزوری دکھا جانے کے متعلق ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مالی لحاظ سے کمزور تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپؐ پر ایمان لانے والے نوجوانوں میں سے بہت سے ایسے بھی تھے جو بڑے بڑے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اور

بڑے بڑے روساء

کے بیٹے تھے۔ مگر چونکہ وہ خود جائیدادوں کے مالک نہ تھے اس لئے ان کو مالی لحاظ سے کمزور کہنا ہی درست ہوگا۔ چنانچہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ باوجود روساء کے بیٹے ہونے کے ماریں کھاتے تھے۔ حضرت زبیرؓ کا ظالم چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کے ناک میں آگ کا دھواں دیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تم اسلام سے باز آجاؤ۔ مگر وہ جوانمرد بڑی خوشی کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کرتے اور کہتے کہ جب صداقت مجھ پر واضح ہو چکی ہے تو میں اس سے کس طرح انکار کر سکتا ہوں اسی طرح حضرت عثمانؓ گو مرفہ الحال آدمی تھے لیکن ان کے

چچا حکم بن ابی عاص نے ان کو رسیوں سے جکڑ کر پیٹا اور کہا تم محمدؐ کے پاس نہ جایا کرو مگر انہوں نے کہا چچا تم جتنا مرضی ہے مار لو۔ میں صداقت کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں بعض غلام بھی تھے اور غلاموں کے متعلق

مکہ والوں کا قانون

یہ تھا کہ مالک کو اپنے غلام پر پورا حق حاصل ہے وہ چاہے اسے مارے یا پیٹے یا قتل کر دے یا بھوکا رکھے یا پیاسا رکھے مالک کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے غلام کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے اور جس طرح ایک مالک کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنے بیل کو جوتے وہ شام کو جوت لے یا صبح کو دوپہر کو جوت لے یا آدھی رات کے وقت یا وہ اپنے اونٹ سے جس طرح چاہے کام لے اور اپنے گھوڑے پر جس وقت اور جس طرح چاہے سواری کرے اسی طرح غلاموں کے متعلق مکہ والوں کا قانون تھا کہ جب اور جس طرح مالک چاہیں اپنے غلاموں کے ساتھ سلوک کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جو غلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے مالکوں نے انہیں طرح طرح کی سزائیں دیں قسم قسم کی اذیتیں دیں اور

انواع اقسام کے دُکھ

دئے آپؐ جب ان مظالم کو دیکھتے تو آپؐ کے دل میں درد پیدا ہوتا تھا مگر مکہ کے قانون کے مطابق آپؐ اُن کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے آپ پر ان مظالم کو دیکھکر بڑا اثر ہوتا تھا۔ اور ہونا چاہیئے تھا کہ ان مظالم کی وجہ سے اور مصائب اور شدائد کی وجہ سے وہ لوگ کسی قسم کی کمزوری نہ دکھا جائیں اور بجائے اسکے

کہ وہ ایمان پر قائم رہ کر خدا تعالےٰ کے انعامات کے وارث ہوں اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے مورد ہوں اس کے غضب کے موردنہ بن جائیں۔ ان غلاموں میں سے ایک حضرت بلالؓ بھی تھے ان کی زبان صاف نہ تھی اسلئے جب وہ اذان دیتے تھے تو بجائے اَشْھَدُ کے اَسْھَدُ کہتے تھے جب وہ نئے نئے مدینہ میں گئے اور انہوں نے اذان کہی اور اشہد کی بجائے اَسْہَدُ کہا۔ تو مدینہ کے لوگ جن کو اُن کی قربانیوں کا علم نہ تھا ہنس پڑے اُن کے نزدیک بلالؓ تو صرف ایک حبشی غلام تھا مگر انہیں کیا معلوم تھا کہ بلالؓ عرش پر کن

انعامات کا مستحق

قرار پا چکا ہے۔ ایک دن مدینہ کے لوگ بیٹھے آپس میں بلالؓ کے اَسْھَدُ کہنے کے متعلق باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ بلالؓ کے اَسْھَدُ کہنے پر ہنستے ہو مگر خدا تعالےٰ عرش پر بلالؓ کے اَسْھَدُ کو پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ غرض جب مکہ کے کفار نے مسلمانوں پر اور بالخصوص غلاموں پر مظالم ڈھانے شروع کئے تو حضرت بلالؓ کا مالک عین دوپہر کے وقت جبکہ آسمان سے آگ برس رہی ہوتی تھی جب کہ مکہ کا پتھریلہ میدان دہکتے ہوئے انگاروں سے بھی زیادہ گرم ہوتا تھا۔ جب کہ جھلس دینے والی گرمی پڑ رہی ہوتی تھی۔ جب تمازت آفتاب اپنے پورے شباب پر ہوتی تھی اور جب کہ

زمین و آسمان کی حدت

مل جل کر زمین کے ذرّے ذرّے کو آگ سے بھی زیادہ گرم کر رہی ہوتی تھی اس وقت امیہ ان کے کپڑے اتار کر ننگے بدن کے ساتھ زمین پر لٹا دیتا تھا اور بڑے بڑے بھاری پتھر جن میں سے شدت گرمی کی وجہ سے غبارے اٹھ رہے ہوتے تھے ان کے سینے پر رکھ دیتا تھا اور کہتا تھا اے بلالؓ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دے اور لات اور عزیٰ کی پرستش کر ورنہ اسی طرح عذاب دے دے کر مار دوں گا اس وقت

وہ بلالؓ

جس کے ہونٹوں پر پیپڑی سی جمی ہوتی تھی جس کی زبان پیاس کی وجہ سے تالو کے ساتھ لگ رہی ہوتی تھی جس کی ننگی پیٹھ کا چمڑا جھلس رہا ہوتا تھا جس کا سینہ گرم اور بھاری پتھروں کے بوجھ تلے جلا اور دبا جا رہا ہوتا تھا

اور جس کا سر بھوک اور پیاس اور گرمی کی شدت سے چکرا رہا ہوتا تھا اس کے اپنی پپڑی جمے ہوئے ہونٹوں اور اسی تالو سے لگی ہوئی خشک زبان میں سے

ایک آواز

نکلتی تھی۔ ہاں اس قریب المرگ اور موت کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے انسان کے منہ سے ایک باریک سی آواز نکلتی تھی وہ آواز کیا ہوتی تھی وہ آواز ہوتی تھی احد احد اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہؤا کہتا ہوگا الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اس پر ظلم ہوتے دیکھتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ اس کو چھڑائے مگر تو اس کو چھڑا نہیں سکتا۔ اے محمدؐ تو چاہتا ہے کہ اس کو تسلی دے مگر تو اس کو تسلی بھی نہیں دے سکتا۔ مگر اے محمد کیا میں موجود نہیں ہوں کہ اس کو تسلی دوں اور اس کو توحید کی شراب کو مضبوط کر دوں اور اس کے ایمان میں زیادتی کر دوں ؟ اس کے بعد

قریش مکہ کے مظالم

بڑھنے شروع ہوئے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کو خیال آیا کہ یہاں سے کسی اور جگہ چلے جانا چاہیئے جہاں امن اور چین کی زندگی بسر کی جا سکے اور جہاں آزادی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی جا سکے اور جہاں آزادی کے ساتھ خدائے واحد کی پرستش کی جا سکے حضرت ابوبکرؓ کے اس ارادہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہی ہوئی۔ آپؐ کے لئے اتنے دیرینہ اور وفادار اور غمگسار دوست کی جدائی سخت تکلیف دہ تھی۔ مگر آپؐ مجبور تھے اور ان کی کوئی مدد بھی نہ کر سکتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ ابھی اس بات کو برداشت نہ کر سکتا تھا کہ آپؐ کا ایک وفادار اور پیارا دوست آپؐ سے جدا ہو جائے اور آپؐ کے دل کو رنج پہنچے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ جب تیاری کر کے کہیں جانے لگے تو مکہ کے ایک رئیس نے ان کو دیکھا اور کہا ابوبکر! کہیں سفر کی تیاریاں معلوم ہوتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا مکہ کے لوگوں نے ہم پر اتنا ظلم شروع کر دیا ہے کہ باوجودیکہ ہم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ صرف اس قصور پر کہ ہم

خدائے واحد کی پرستش

کرتے ہیں۔ ہمیں خدا کا نام لینے سے روکا جاتا ہے۔ وہ رئیس جو حضرت ابوبکرؓ سے بات چیت کر رہا تھا وہ اسلام کا ایک شدید ترین دشمن تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسی کو اپنا آلہ کار بنایا اور اس کے دل میں نرمی پیدا کر دی۔ چنانچہ اس رئیس نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ابوبکر! تمہارے جیسا انسان جس شہر سے نکل جائے وہ شہر کبھی بچ نہیں سکتا۔ وہ ضرور اجڑ جائے گا۔ تم کہیں جانے کا ارادہ ترک کر دو۔ آؤ اور میرے ساتھ چلو۔ تمہیں دکھ دینے والے پہلے مجھ سے نپٹیں گے پھر تمہارے پاس پہنچیں گے چنانچہ اس رئیس نے اسی وقت سارے شہر میں اعلان کروایا کہ اے لوگو! سن لو۔ جس کسی نے ابوبکر کی طرف انگلی بھی اٹھائی تو اس کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ ابوبکرؓ آج سے میری امان میں ہے۔ اس وقت جب کہ حضرت ابوبکرؓ تیاری کر کے شہر سے نکلے بھی اور واپس بھی آ گئے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ سمجھ رہے ہونگے اور افسوس کر رہے ہوں گے کہ میرا

ایک دیرینہ دوست

مجھ سے جدا ہو گیا ہے مگر خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا کہہ رہا تھا الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔

مکہ والوں کے مظالم دن بدن بڑھتے گئے اور انہوں نے طرح طرح کے دکھ مسلمانوں کو دینے شروع کئے۔ غلاموں کو ان کے مالک سخت سے سخت سزائیں دیتے تھے اور دوسرے لوگوں کو ان کے رشتہ دار طرح طرح کے دکھ دیتے تھے کسی کو اتنا مارا گیا کہ اسے ہلکان ہی کر دیا گیا۔ کسی کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ کسی کو اتنا مارا جاتا کہ اس کے حواس مختل ہو جاتے کسی کو گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ کسی کو رسیوں سے جکڑ کر مارا جاتا اور کسی کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا جاتا۔ غرض مسلمانوں کو ایسے ایسے دکھ دیئے جاتے جن کا تصور کر کے بھی انسان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (باقی)

ولادت

مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی سید سجاد احمد صاحب کو اہلیہ ثانی سے ایک بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے دلشاد احمد تجویز فرمایا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال)

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ سٹیج حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ جملہ کوائف وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) پندرہ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آکر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

امراء اور مربیان سلسلہ کے لئے ضروری ہدایت

نظارت اصلاح و ارشاد کو بعض رپورٹوں سے معلوم ہؤا ہے کہ دیہاتی جماعتوں میں نماز باجماعت کی کمزوری ہے۔ اندریں حالات امراء صاحبان اور مربیان سلسلہ اس طرف خاص توجہ دیں اور نماز باجماعت کے انتظام کو پختہ کریں اور اپنے اپنے علاقہ میں جو کارروائی کریں اس کی رپورٹ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تاریخ کے ایک لیکچرار کی ضرورت ہے۔ کم از کم سیکنڈ کلاس ایم اے ہسٹری ہونا ضروری ہے۔ گریڈ ۴۶۵-۱۵/۳۷۵-۱۵-۲۴۰۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ۔ (پرنسپل)

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے زونل ٹورنامنٹس (بقیہ صفحہ اول)

رہے۔ ان میں سرگودھا، میانوالی، جوہر آباد اور جھنگ کے متعدد کالجوں کے ایک سو سے بھی زائد کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ نیز متعدد بیرونی کالجوں کے ممبران سٹاف اور بعض نامور کھلاڑی ان ٹورنامنٹس کو دیکھنے کی غرض سے ربوہ تشریف لائے اور یہاں تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈز میں خوب گہما گہمی رہی۔

کل شام ان ٹورنامنٹس کے فائنل میچ کھیلے گئے۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج جھنگ نے فٹ بال میں اور ڈی مونٹمورنسی کالج سرگودھا نے والی بال میں چیمپئن شپ جیت لی اور تعلیم الاسلام کالج ان ہر دو مقابلوں میں رنر اپ رہا۔ فٹ بال کے فائنل میچ کا مقررہ وقت میں کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تھا۔ کیونکہ گورنمنٹ کالج جھنگ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیمیں تگڑی تھیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کو سبقت لے جانے کا موقع نہیں دیا۔ بالآخر بیس منٹ مزید دیئے گئے۔ اس میں گورنمنٹ کالج جھنگ کا پلہ بھاری رہا۔ اور اس نے صفر کے مقابلے میں دو گول کر کے چیمپئن شپ جیت لی اس میچ میں ریفری کے فرائض ملک عزیز صاحب نے ادا کئے۔ والی بال کے فائنل مقابلہ میں ڈی مونٹمورنسی کالج سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ ایک دوسرے کے بالمقابل تھے۔ اول الذکر نے پانچ میں سے تین گیم جیت کر چیمپئن شپ جیت لی۔ اس میچ میں شریف نصیر صاحب اور سمیع اللہ صاحب ریفری تھے

فائنل مقابلوں کے اختتام پر جناب چوہدری عزیز الدین صاحب ریڈ ماڈل ٹاؤن مجسٹریٹ چنیوٹ نے کامیاب ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں قومی ترانہ پڑھا گیا جس پر تقسیم انعامات کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی سب سے چھوٹی خالہ جان محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ صوفی حامد صاحب آف راولپنڈی جو حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم سابق مبلغ ماریشس کی بہو اور ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پنشنر کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں مورخہ ۲۰ ۱۰/۶۱ کو بمقام لاہور چھاؤنی وفات پا گئی ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اپنے پیچھے مرحومہ نے چھ کمسن بچے چھوڑے ہیں۔ مرحومہ بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی بچوں کا کفیل ہو۔ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد انور خان ۱۲ ۱۳ لوہیاں منڈی لاہور چھاؤنی)

درخواست دعا

خاکسار آجکل بعض پریشانیوں کے باعث ... ... بہت زیادہ متفکر ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی عبد القادر اخوان درویش ۹ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان)

فہرست السّابقون الاوّلون سال ۲۸ (قسط اوّل)

اوائل سال ہی میں چندہ تحریک جدید نقد ادا کرنے والے مجاہدین ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے یہ فہرست جو قسط وار شائع ہو رہی ہے بالآخر ۲۹ رمضان المبارک کو بعد نظر ثانی انشاء اللہ تعالیٰ دعائے خاص کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ دوران اشاعت اس فہرست میں کسی قسم کی غلطی دکھائی دے تو براہ کرم اسے فوراً دفتر ہذا کے نوٹس میں لایا جائے۔ (وکیل المال)

۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور ۴۰۵/۰

۲۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ (قسط اوّل) ۲۰/-

۳۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ (قسط اوّل) ۸۸/-

۴۔ مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ (قسط اوّل) ۲۵/۷

۵۔ مکرم پیر معین الدین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ ربوہ ۲۴۳/۲۵

۶۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۲۷/-

۷۔ حضرت مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت ربوہ ۱۱۵/۲۵

۸۔ حضرت حافظ عبد السلام صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ ربوہ ۲۵۵/

۹۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ ۵۹/

۱۰۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ربوہ ۴۰/-

۱۱۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد پروفیسر ربوہ ۱۳۴/۵۰

۱۲۔ ربوہ کے ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے ۲۰/-

۱۳۔ مکرم ڈاکٹر شیر محمد صاحب حالی دارالبرکات ربوہ ۳۲۹/-

۱۴۔ مکرم چوہدری جان محمد صاحب چک نمبر ۳۱۲ کھوکھووالی ضلع لائلپور ۲۱/-

۱۵۔ مکرم چوہدری غلام الدین صاحب (سابق سندھ) ۶۸/-

۱۶۔ مکرم رانا عبد المجید صاحب بنجوڑ (ضلع سیالکوٹ) ۶۵/-

۱۷۔ مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب دارالشکر ربوہ ۹/۳۸

۱۸۔ مکرم بابو محمد بخش صاحب دارالنصر ربوہ ۴۶/۰

۱۹۔ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب دارالصدر ربوہ ۴۰/۰

۲۰۔ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ۲۵/-

۲۱۔ مکرم میاں محمد لطیف صاحب گوجرہ ضلع لائلپور ۱۰/-

۲۲۔ مکرم خواجہ محمد الدین صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۵/۶۲

۲۳۔ مکرم میاں خوشی محمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۱۲-۱۹

۲۴۔ مکرم ڈاکٹر اکبر علی صاحب عثمان دارالرحمت۔ ربوہ ۱۰/-

۲۵۔ مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب جمی معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰/-

۲۶۔ مکرم ملک محمود بوٹا صاحب تانگہ والے دارالشکر۔ ربوہ ۱۳/۲۵

۲۷۔ مکرم ملک ظفر الحق صاحب شیخوپورہ ۲۵/-

۲۸۔ مکرم حبیب احمد صاحب آنبہ (شیخوپورہ) ۶/-

۲۹۔ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور ۳۲/-

۳۰۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور ۱۰/۵۰

۳۱۔ مکرم ملک محمد افضل صاحب معہ بچگان گنج مغلپورہ لاہور ۱۲/۵۰

۳۲۔ مکرم عبد القدیر صاحب عاجز معہ اہلیہ و بچگان ” ” ۳۶/۰

۳۳۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب جمیل معہ اہل و عیال ” ” ۵۳/-

۳۴۔ مکرم میاں رحمت علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ” ” ۱۲/-

۳۵۔ مکرم میاں عبد الحکیم صاحب صدر جماعت گنج مغلپورہ (معہ اہلیہ و والدین) ۱۶۵/۹۸

۳۶۔ میاں صاحب موصوف بنیابت بچگان خود عبد الرشید طارق ۱۲/۴۲، عبد اللطیف خالد ۷/۳۴، عبد المنعم ۷/۳۲ – عتیق احمد ۷/۳۲ – عبد الباسط ۷/۳۴ – عبد السمیع ۷/۳۲ – عبد البصیر آفتاب ۵/- – صالحہ مسرت ۷/۳۲ – ثاقبہ نصیر ۷/۳۷ – امۃ الحکیم کوثر ۷/۳۷ کل ۸۶/۰۰

۳۷۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب گنج مغلپورہ ۳۰/-

۳۸۔ مکرم عبد العزیز صاحب بھٹی ” ” ۲۰/-

۳۹۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک نمبر ۳۵ جنوبی ۷۵/-

۴۰۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی دستگیر تحریک جدید ۱۵/-

۴۱۔ مکرم مولوی فضل الدین صاحب معہ اہل و عیال لائلپور ۳۰/۵۶

۴۲۔ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ ۴۴/-

۴۳۔ مکرم الحاج محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ ربوہ ۴۴/-

۴۴۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب رشید معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ ۱۶/-

۴۵۔ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب معاون وکیل المال ربوہ ۲۵/-

۴۶۔ مکرم محمد رمضان صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت ربوہ ۶/۲۵

۴۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بذریعہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب لاہور قسط اوّل ۲۰/-

۴۸۔ مکرم مولوی فضل الدین صاحب ملیانوالہ (سیالکوٹ) ۳۵/-

۴۹۔ مکرم بدر الدین صاحب چک ۹۴ ج ب ۶/۷۵

۵۰۔ مکرم محمد بخش صاحب ” ” ۶/-

۵۱۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک کراچی ۵۲/-

۵۲۔ مکرم کیپٹن نظام الدین صاحب پنجگرائیں سیالکوٹ ۱۶۰/۰

۵۳۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر ملتان ۲۶/-

۵۴۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت ربوہ ۱۵/۱۲

۵۵۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب وکالت مال ربوہ ۱۶/-

۵۶۔ مکرم عبید اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ ۸/-

۵۷۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ہائی سکول ربوہ ۷۱/۵۰

۵۸۔ مکرم مولوی عبد الکریم خان صاحب شاہد مربی چک $\frac{2}{T-D-A}$ ۲۰/۳۶

۵۹۔ مکرم فتح محمد خانصاحب پشاور ۱۳/۶۲

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام لیکچر

مورخہ ۲ نومبر۔ مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ایک میٹنگ زیر صدارت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری صدر مجلس ارشاد منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو رشید احمد صاحب جاوید نے کی۔ پھر صدر مجلس نے مجلس ارشاد کے اغراض و مقاصد اور اس کی اہمیت پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالنے کے بعد محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سے درخواست کی کہ وہ طلباء سے خطاب فرمادیں۔

محترم شاہ صاحب نے قرآن کریم کے ”اعجاز بلیغ“ پر خطاب کرتے ہوئے آیت واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علیٰ ملک سلیمٰن ——— کی تفسیر نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرمائی۔

تقریر کے بعد آپ نے سوالات کے جوابات دئے۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے معزز مہمان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ (خاکسار راشد ترمذی سیکرٹری مجلس ارشاد)

گمشدہ بستر

میں مورخہ ۲۶ اکتوبر کو جہلم سے راولپنڈی بذریعہ خیبر میل جارہا تھا کہ راستہ میں میرا بستر درجہ اول کے کمپارٹمنٹ سے گم ہو گیا ہے۔ بستر میں ایک لحاف ایک عدد گدّہ۔ ایک سفید چادر۔ ایک امریکن کمبل۔ دو عدد تکیہ۔ ایک گرم سوٹ۔ ایک گون ایک وردی جوڑا۔ جن کی جیب میں ۳۰۰ روپے کا چیک اور ایک عدد فوٹو تھی۔ فوٹو کی پشت پر اے آر مرزا لکھا ہُوا تھا۔

جن صاحب کو یہ سامان ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ میں حسب توفیق انعام بھی دوں گا۔ (لفٹیننٹ۔ ایس۔ اے مرزا تیگہ نمبر ۲۴ آزاد کشمیر)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ مکرم مرزا محمد سیف اللہ صاحب فاروقی وصیت نمبر ۱۳۸۲۰ کاروبار۔ سکول ماسٹر عرصہ تقریباً ایک سال سے لاپتہ ہیں۔ اگر ان کے موجودہ اڈریس کا کسی دوست کو علم ہو یا موصی نمبر ۱۳۸۲۰ خود پڑھیں تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۲۔ مکرم سید مبارک علی شاہ صاحب ولد سید جھنڈے شاہ صاحب مرحوم موصی ۱۳۸۱۲ سابقہ سکونت ڈرگ روڈ کراچی کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو فوری ضرورت ہے اس لئے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے اطلاع دیں۔ یا اگر موصی مذکور خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ مریم صدیقہ عرصہ ایک ماہ سے درد قولنج میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ نیز اسکے چھوٹے بھائی عبد الغفار صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم میری اہلیہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اسکے بھائی کو بھی مقدمہ سے باعزت بری کرے۔ ... (... راولپنڈی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۱۶: میں سعیدہ سلمیٰ زوجہ چوہدری شمیم احمد خالد صاحب قوم جاٹ کھیڑ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالسن ڈاکخانہ ناگڑیاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ / اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں ۲۔ میری جائداد میرا حق مہر یعنی پانچ روپے ہے ۳۔ اس کے علاوہ میرا زیور کل وزنی دس تولے اندازاً قیمتی ۱۳۰۰ (تیرہ سو روپے) ہے جس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ گلو بند ایک عدد نگمر دو عدد۔ ٹیکہ ایک عدد۔ کڑے ۲ عدد۔ انگوٹھیاں چار عدد بالیاں ۲ عدد۔ (۴) میری مندرجہ بالا جائداد کی اندازاً کل قیمت مبلغ ۶۳۰۰ (تریسٹھ صد) زیور حق مہر ہے (۵) میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ پس میری موجودہ جائداد کے لحاظ سے میرے ذمے ۶۳۰/- روپے (چھ صد تیس روپے) ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ میں ادا کر دوں گی اور اگر خدانخواستہ میری وفات کے وقت میرے ذمے کچھ بقایا ہو۔ تو صدر انجمن کا حق ہوگا کہ میری جائیداد میں سے میرے ورثوں سے وصول کرے (۶) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ اگر مجھے کوئی اور جائداد وراثتاً ملے یا میں خود پیدا کروں یا میری کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت بھی ادا کروں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے آمین نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ: بقلم خود سعیدہ سلمیٰ۔ گواہ شد: بقلم خود چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ تایا موصیہ ۱۹۶۱ء۔ گواہ شد: محمودہ خاتون صدر محلہ۔ گواہ شد: حبیب اللہ خان لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ صدر دارالرحمت شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۶۳۲۰: میں سیدہ افضل بی زوجہ سید محمد یوسف شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۴ لالو کھیت کراچی ۱۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۳/۴ تولہ قیمت ۷۵/- روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ... کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ سیدہ افضل بی

گواہ شد۔ سید محمد یوسف شاہ خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۳۲۱: میں خاور مقبول زوجہ چوہدری ظفر الدین مقبول احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن G/۲/۱۲۳ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپے ہے (۲) زیور بتفصیل ذیل ہے (۱۔ چوڑیاں طلائی ۱۴ عدد (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی (۳) نگمر طلائی ایک جوڑی (۴) بالیاں طلائی ایک جوڑی (۵) ٹکہ طلائی ایک جوڑی (۶) لاکٹ طلائی ایک عدد (۷) نیکلس طلائی ایک عدد (۸) انگوٹھیاں طلائی پانچ عدد) جملہ وزن ۲۳ تولہ۔ قیمت ۲۶۶۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:۔ خاور مقبول بقلم خود

گواہ شد۔ ظفر الدین مقبول احمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم ملک عبدالعزیز صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور آنکھوں کے اپریشن کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔ آمین (محمد صادق فاروقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور)

(۲) میرے والد محترم چوہدری محمد دین صاحب سیکرٹری جماعت علی پور بغرض اپریشن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ والد محترم ضعیف العمر نہایت کمزور ہیں اور اپریشن پیچیدہ سا ہے احباب جماعت کامیاب اپریشن اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضل الٰہی علی پور چٹھہ ضلع لاہور)

(۳) میرے بہنوئی شیخ غلام علی صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مبارک احمد آف قادیان۔ حال تونگڑی ضلع گوجرانوالہ)

(۴) میری بیوی کچھ عرصہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (مقصود احمد نمبردار قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

"کیورہیو" اور "بے بی ٹانک" کے متعلق

ڈاکٹروں حکیموں اور دیگر معززین کی آراء کثرت سے الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ملک بھر میں ان جدید اور جادو اثر ادویات کی ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رعایات دی جا رہی ہیں:-

(۱) ایک درجن شیشی اکٹھی خریدنے پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۲) پچیس روپے کی ملی جلی مجرب ادویات خریدنے پر بھی ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۳) خاص ادویات پر خرچ ڈاک و پیکنگ ۱/۱۶ روپیہ سے زیادہ وصول نہیں کیا جائے گا خواہ ایک شیشی منگوائی جائے خواہ ایک سو (زائد خرچ ادارہ خود برداشت کرے گا)

(۴) بیک وقت پچاس روپے یا اس سے زیادہ قیمت کی ادویات خریدنے پر مختلف پمفلٹوں اور اشتہارات کے علاوہ پلاسٹک کے خوبصورت بورڈ مفت مہیا کئے جائیں گے۔

• قیمت کیورہیو فی ڈرام ۵۰ پیسے فی اونس ۲/۵۰ روپے

• بے بی ٹانک ایک ماہ کورس ۳/- پندرہ روزہ کورس ۱/۷۵ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
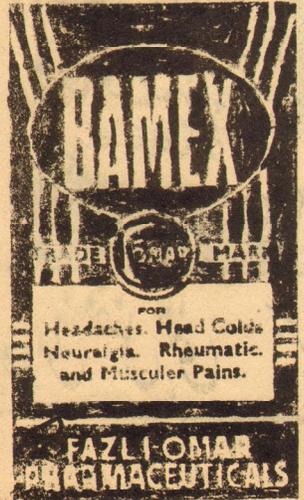
خطیب شاہی مسجد لاہور

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورتمند آدمی کو طبیہ عجائب گھر کی صاف ستھری اور تازہ ادویات کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے"!

سونے کی گولیاں جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانے والی جنرل ٹانک پیشاب کے امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ البیوف اور شکر کو دور کرتی ہیں۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

محبوب کاجل کی شہرت کیوں؟

قادیان کا پچاس سالہ مجرب جڑی بوٹیوں سے حسب ہدایت حضرت خلیفۃ اول تیار کردہ مقوی و محافظ نور چشم

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنے (علاوہ خرچ ڈاک)

عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خاں قادیانی

(گلی علی گوہر) گول بازار ربوہ (ضلع جھنگ)

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی محلہ دارالصدر غربی متصل ڈپٹی محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی پنشنر ربوہ میں سات کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے اس کا رقبہ دو کنال ۶ مرلے ہے پانی میٹھا اور بجلی لگی ہوئی ہے خریدار حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(موسیٰ میڈیکل ہال گول چوک سرگودھا پروپرائٹر حاجی رشید احمد)

نورکاجل

آنکھوں کی خوبصورتی۔ تندرستی اور جملہ بیماریوں کے علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر تحفہ۔ بچوں اور عورتوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ علاوہ ڈاک و پیکنگ

نور اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار جس کے استعمال سے کیل چھائیاں بدنما داغ اور مہاسے دور ہو کر چہرہ چاند کی طرح چمک جاتا ہے۔

قیمت فی پیکٹ ڈیڑھ روپیہ علاوہ ڈاک و پیکنگ

فہرست ادویہ مفت منگوائیں

تیار کردہ **خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ**

نورکاجل احمدیہ ہال کراچی میں بھی مل سکتی ہے

نرخنامہ پودہ جات قلمی آم ناصر آباد - محمود آباد فروٹ فارمز

مدراس انفانسو - بمبے انفانسو - فجری ۵۰-۵ فی پودہ

گنڈا کلاں بنارسی - بمبے سرولی - ثمر بہشت چونسہ - لنگڑا دسہری ۵۰-۶ فی پودہ

تقریباً چار پودوں کا ایک پیکٹ وزنی ایک من بنایا جاتا ہے - جس پر خرچ پیکنگ اندازاً ۲/- کے علاوہ تیسرے درجہ کے کرایہ کا چوتھائی ریلوے کا خرچہ آتا ہے۔

خواہشمند احباب ایڈوانس رقم بھجوا کر پودے ریزرو کروالیں - ہمارے پاس صرف ایک محدود تعداد موجود ہے - مزید معلومات کے لئے انچارج صاحبان باغ ناصر آباد - محمود آباد فارمز ڈاک خانہ کنری ضلع تھرپارکر کو لکھیں۔

سیلز انچارج ایم این سنڈیکیٹ کنری

زمین برائے فروخت

چار کیلہ اراضی نہری - نہایت اعلیٰ زرخیز احمد نگر اڈہ بر لب سڑک برائے فروخت ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر تصفیہ فرما دیں

اسمٰعیل (ارائیں) احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ

کیا آپ عینک اتارنا چاہتے ہیں؟

سرمہ چشم نور

آنکھوں کی جملہ امراض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے اور عینک کا محتاج نہیں رہنے دیتا۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے علاوہ خرچ ڈاک

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا تین چار دنوں سے دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان سے انکی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(رقیہ رانجھا بنت حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا ربوہ)

مفت

ہومیو پیتھی سیکھ کر ملک اور قوم کی خدمت کریں۔ جوابی کارڈ آنا ضروری ہے۔

ادارہ ہومیو پیتھ دھوریہ (کھاریاں) گجرات

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

ربوہ میں دکانیں خریدنے کا سنہری موقعہ

۱۔ گول بازار ربوہ میں دس دکانوں کا ایک پلاٹ جس میں چھ دکانیں تعمیر ہوئی ہیں۔

۲۔ غلہ منڈی ربوہ کے بہترین آباد حصے میں چار دکانوں اور گودام کا ایک پلاٹ جس میں دو دکانیں تعمیر ہوئی ہیں قابل فروخت ہیں۔ ضرورتمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا ملیں۔

خواجہ محمد عبداللہ

خواجہ ریسٹوران گول بازار ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جی ہاں......

ہمیشہ **شائنو ویزلین پومیڈ** سے اپنے بالوں کو سنواریئے

Shino Vaseline POMADE

AN EXCELLENT DRESSING FOR THE HAIR

MADE IN PAKISTAN

A SHINO PRODUCT

ایک اور مصنوعات شائنو

دوائی فضل الٰہی جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے

مکمل کورس ۱۶ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ